السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی حاجی نے اپنی قربانی ایام تشریق کے دوران عرفات میں ذبح کرڈالی اوروہاں کے لوگوں میں ہی اسے تقسیم کردیا۔کیا یہ جائز ہے؟اوراگروہ اس کا حکم نہ جانتا ہویا عمداً اس نے ایسا کیا ہوتواس پرکیا واجب ہے؟

(اوراگروہ اپنی قربانی ذبح توعرفات میں کرے مگراس کا گوشت حرم کی حدود میں تقسیم کرے توکیا یہ جائز ہے اوروہ کونسی جگہ ہے۔جس کے علاوہ کسی دوسری جگہ قربانی کرنا جائز نہیں؟شکریہ!(عبداللہ۔ن۔الدلم

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمتع یا قران کی قربانی حرم کے علاوہ کسی اورمقام پرجائز نہیں اوراگرکسی نے کسی اورمقام مثلاً عرفات یاجدہ یاکسی دوسرے مقام پرذبح کی تووہ کفایت نہ کرے گی،اگرچہ اس کا گوشت حرم میں ہی تقسیم کیا جائے۔اسے حرم میں دوسری قربانی حرم میں ذبح کی اورفرمایا:

((خُذُوا عَنِّى مَنَاسِكَكُم))

''اپنے حج کے ارکان مجھ سے سیکھ لو۔''

پھر آپ ﷺ کی اقتداء میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی حرم میں ہی اپنی قربانی ذبح کی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ